

## 36778- کھجوروں کی زکاۃ

### سوال

میرا ایک کھجوروں کا باغ ہے، میں کھجوریں ابزار کمرکیٹ میں فروخت کرتا ہوں، اس میں زکاۃ کا تنااسب کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

کھجوروں میں زکاۃ کے وجوب پر علماء کرام کا اجماع ہے، اور اس میں اس وقت تک زکاۃ نہیں جب تک کہ وہ نصاب تک نہ پہنچ جائیں، اس کا نصاب پانچ و سنت ہے، اور ایک و سنت ساٹھ صارع اور ایک صارع چار مارڈ اور ایک مارڈی کی دونوں ہتھیلیوں کے برابر ہوتا ہے۔

دیکھیں: *المغنى لابن قدامۃ المقدسی* (4/154).

اس کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو سعید خدري رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا:

"علمہ اور کھجور میں اس وقت تک صدقة نہیں جب تک کہ وہ پانچ و سنت تک نہ پہنچ جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (979).

دوم:

کھیتی اور بچلوں کو سیراب کا طریقہ مختلف ہونے کی بنا پر اس کی مقدار زکاۃ بھی مختلف ہوتی ہے۔

اگر تو سیراب کرنے میں انحرافات وغیرہ نہ ہوتے ہوں مثلاً بارش یا چشمہ کے ذریعہ زمین سیراب کی جاتی ہو، یا زمین پانی کے قریب ہو اور وہ اپنی رگوں کے ذریعہ خود ہی پانی پی لیتی ہو اسے سیراب کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو تو اس میں عشر ہوگی۔

اور اگر اسے سیراب کرنے میں انحرافات کرنا پڑیں مثلاً اگر پانی پہنچانے کے لیے موڑ وغیرہ کی ضرورت ہو تو اس میں نصف عشر ہوگی۔

آئمہ اربعہ کا قول یہی ہے، بلکہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"بمیں اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں" احمد

دیکھیں: *المغنى لابن قدامہ* (4/164-166).

اخراجات کا معنی یہ ہے کہ اس زمین تک پانی پہنچانے کے لیے کسی آلم اور مسین کی ضرورت ہو

دیکھیں : المغنی (4/166).

اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس زمین کو آسمان اور چشمیں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا وہ زمین بغیر سیراب کیے خود ہی پانی چوس لے تو اس میں عشر ہے، اور جسے پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1438).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"عشریا" خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے : یہ وہ زمین ہے جو بغیر سیراب کیے خود ہی اپنی رگوں کے ذریعہ پانی چوس لے۔

"بالنفع" یعنی رہیٹ وغیرہ چلا کر، یہ مسلم کی روایت ہے، اور اس سے مراد پانی پلانے والے اونٹ ہیں، اور اونٹ تو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے، وگرنہ گائے اور بیل وغیرہ بھی اسی کے حکم میں ہیں۔ اہ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"جوزیں بارش اور نہر اور چشمیں کے ذریعہ سیراب کی جائے اس سے حاصل ہونے والے غلہ اور دالوں، مثلاً کھجور اور منٹھ اور گندم، جو وغیرہ میں عشر ہے، اور جو موڑوں اور پھپوں وغیرہ کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے" اہ

دیکھیں : فتاویٰ ابن باز (14/74).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے :

"بغیر کسی اخراجات سے سیراب کی جانے والی زمین میں عشر واجب ہوتی ہے، مثلاً بارش یا چشمیں اور جوزیں خود ہی پانی چوس لے، اور جس زمین کو سیراب کرنے کے لیے اخراجات کیے جائیں اور وہ موڑوں اور پھپوں کے ذریعہ سیراب کی جائے تو اس میں نصف عشر واجب ہوگی" اہ

اور اگر نصف سال بغیر اخراجات اور نصف سال اخراجات کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہو تو اس میں عشر کا دو تباہی حصہ ہوگا، اور اگر دونوں طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ زیادہ سیراب کی جاتی ہو تو وہ طریقہ معتبر شمار ہو گا جس سے زیادہ سیراب کی جاتی ہو، اور اگر اسے مقدار معلوم نہیں تو اس میں عشر واجب ہوگی" اہ

دیکھیں : فتاویٰ الجیہ الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (9/176).

واللہ عالم۔